مشینی ذبح کی صورتیں اور ان کا شرعی حکم

Forms of automatic slaughter and their legal provisions

کلثوم بی بی*

ڈاکٹر سید عبدالغفار بخاری**

Abstract

In the present era, because of scientific advances, machines have been used for slaughtering animals. On the other hand, there is a need to use machines to meet the nutritional needs of the growing human population. The idea of reducing costs using fewer human resources also doubled the importance of machines, for such reason the use of slaughter machine has begun in some developed countries.

What is the shar'i rule for the use of slaughtering machine? In this article, the point of view of scholars and their arguments will be presented. Some conditions are documented by Islamic scholars for slaughtering as mentioned in shar'i law.

The slaughterer must be a Muslim or the follower of the Holy Quran.

Recite Bismillah while slaughtering. According to Hanafi jurists, it is necessary to cut three veins. It is better to cut four veins. But at least three are necessary. Cutting with a sharp instrument.

According to most scholars, cut between the upper chest and between the jaws.

If these conditions are met, then slaughtering is lawful otherwise it is not. While slaughtering through machines, it is necessary to recite Bismillah on each animal separately. It is also important that the animal must be alive at the time of slaughtering.

So, eat of that on which the name of Allah has been mentioned, if you are believers in its verses.

In this blessed verse, the word "dhikr" has been used to mean the unknown, i.e., while slaughtering the one on whom the blessed name of Allah Almighty is recited, must be eaten. It is not necessary for the subject to be present, so if the recording is running, the purpose will be fulfilled. But the recorded voice should be of a Muslim.

مبحث اول: ذبح کا مفہوم، شرعی طریقہ اور اس کی شرائط

ذبح کا لغوی معنی

ذبح کے لغوی معنی کاٹنے اور پھاڑنے کے ہیں، اگر کسی چیز کو کاٹا جائے یا اس میں سوراخ کر دیا جائے تو کہا جاتا ہے "ذبح الشیء" لغت میں قطع حلقوم کے لئے ذبح کا لفظ بولا جاتا ہے۔[1]

* پی ایچ-ڈی ریسرچ اسکالر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، نمل یونیورسٹی اسلام آباد

لسان العرب میں ہے:

الذَّبْح : قَطْع الحُلْقومِ من باطنٍ عند النَّصيل وهو موضع الذَّبح من الحَلْق . والذُّبَاح : الذُّبَح . يقال : أَخذَهم بنو فُلانٍ بالذُّبَاح أَي ذَبَحوهم [2]۔الذَّبْحُ معروف وبابه قطع والذبح بالكسر ما يُذبح ومنه قوله تعالى { وفديناه بذبح عظيم }[3]

الذَّبْح : سے مراد حلق کے نیچے سے کاٹنا جو ذبح کی جگہ ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے: فلاں کے بیٹوں نے ان کو ذبح کرکے لے لیا، یعنی انہوں نے ان کو ذبح کر دیا۔ ذبح کرنا معروف ہے، اور اس کا باب یقطع سے ہے ذبح کسرہ کے ساتھ سے مراد وہ جانور ہے جسے ذبح کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: { وفديناه بذبح عظيم } اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض دیا۔

ذبح کا اصطلاحی مفہوم

ذبح کے لئے عربی میں" الذکاۃ"اور التذکیۃ بھی بولتے اس لئے بعض فقہاء نے اس کی تعریف یوں بیان کی ہے۔ والذكاة في الاصطلاح : ذبح أو نحر الحيوان المأكول [4]۔

دیگر فقہاء نے ذبح کی تعریف یوں بیان کی ہے۔

الذكاة: ذبح حيوان مقدور عليه مباح أكله بقطع الحلقوم والمري. ومحله الحلق: أعلى العنق، أو اللبة: أسفل العنق فيسمى نحراً[5]

ابن نجیم ذبح کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" والذبح قطع الاكثر من الحلقوم والمرئى والودجين"[6]

ترجمہ: ذبح حلق کی نالی اور دونوں شہ رگ میں سے اکثر کا کاٹنا ہے۔

گویا مطلوبہ نالیوں (حلق، غذائی نالی اور دونوں شہ رگ یعنی ودجین) کے کاٹنے کو "ذبح" قرار دیا گیا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ان چار نالیوں میں سے کسی بھی تین کا کٹ جانا ذبح کہلائے گا اور امام مالکؒ کے نزدیک شہ رگ اور حلقوم کا کٹ جانا ہے، شوافع اور حنابلہؒ کے نزدیک سانس اور غذا کی نالی کاٹنے ہی کا نام "ذبح" ہے، اس لئے ان حضرات کے نزدیک ان دو نالیوں کا کاٹ جانا ذبح کامل ہے اور ان میں سے ایک چھوٹ جائے تو کافی نہیں ہے [7]۔

ذبح کا شرعی طریقہ

جانور قبلہ رخ لٹانا چاہیے حضرت جابر بن عبداللہ τ سے روایت ہے، انہوں نے کہا نبی ﷺ نے قربانی کے دن سینگ والے دو چتکبرے، خصی مینڈھے ذبح کیے پس جب آپ ﷺ نے انہیں قبلہ رخ کیا-[8]

جانور ذبح کرتے وقت اس کے پہلو پر پاؤں رکھنا سنت سے ثابت ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ

ضحى النبي بكبشين أملحين فرأيته واضعا قدمه على صفاحهما[9]

نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے پاؤں ان جانوروں کے پہلوؤں پر رکھے ہوئے ہیں -

شرائط ذبح

ذبح کی بعض شرائط وہ ہیں جو ذبح اختیاری اور ذبح اضطراری دونوں سے متعلق ہیں اور بعض شرطیں ذبح کی کسی خاص قسم ہی سے متعلق ہیں ذبح کی عمومی شرطیں حسب ذیل ہیں:

۱- ذابح عاقل ہو، مجنون اور ایسا بچہ جو ذبح کا مفہوم نہ سمجھتا ہو تو اس کا ذبیحہ حلال نہیں[10] یہی رائے اکثر فقہاء کی ہے بعض شوافع نے مطلق نابالغ کے ذبیحہ کو حرام قرار دیا ہے اور بعضوں نے غیر ممیز صبی کے ذبیحہ کو بھی حلال قرار دیا ہے۔[11]

۲- ذابح مسلمان ہو یا کتابی ہو۔ مشرکین اور بت پرستوں کا ذبیحہ بالاتفاق حرام اور مردار کے حکم میں ہے۔[12]

۳- ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے اور ان امور کا لحاظ رہے:

الف۔ اللہ کا نام کسی خاص کلمہ سے لینا ضروری نہیں، گو حدیث میں: "بسم اللہ، اللہ اکبر" کا لفظ مروی ہے اس لئے اس طرح تسمیہ زیادہ بہتر ہے لیکن کسی بھی طرح کا ذکر ذبیحہ کے حلال ہونے کے لئے کافی ہے جیسے اللہ اعظم، اللہ اجل وغیرہ

ب۔ خود ذابح اسم باری تعالیٰ کا تلفظ کرے اگر وہ خاموش ہو اور کوئی دوسرا شخص بسم اللہ پڑھ دے یا مثلاً بسم اللہ کا ٹیپ بجتا رہے تو یہ کافی نہیں۔

ج۔ فعل ذبح پر بسم اللہ پڑھنا مقصود ہو، اگر کسی اور کام کے شروع کرنے کی نیت سے بسم اللہ پڑھی جائے، تو کافی نہیں۔

4۔ ذبیحہ پر صرف اللہ ہی کا نام لیا جائے اللہ کے ساتھ کسی اور کے نام کو شریک نہیں کیا جائے۔[13]

ساتھ اسلام نے کچھ آداب بھی بتائے ہیں، ان آداب کی جس قدر تکمیل کی جائے گی شریعت کی نظر میں وہ اسی قدر زیادہ پسندیدہ قرار پائے گا۔

ذبح کے آداب:

علامہ کاسانی نے آداب ذبح میں یہ اصول بیان کیا ہے:

" ان الاصل فی الزكاة انما هو الاسهل على الحيوان وما فيه نوع را حة فيه فهو افضل "[14]

ذبح میں اصل یہ ہے کہ ایسا طریقہ اپنایا جائے جو جانور کے لیے سہولت بخش ہو اور جس میں جانور کے لیے راحت ہو وہی طریقہ افضل ہے۔

گویا کہ ذبح کے آداب میں بنیادی بات یہ ہے کہ جانور کو کم سے کم تکلیف پہنچے اور خون پوری طرح نکل جائے۔ چنانچہ جانور کو ذبح کرتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھا جائے:

- چھری خوب تیز اور دھار دار ہو۔

- چھری کو جانور کے سامنے تیز نہ کیا جائے، نہ جانور کو لٹانے کے بعد تیز کیا جائے
- ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کیا جائے۔
- جانور کو لٹانے کے بعد فوراً ذبح کیا جائے۔
- ذبح کے بعد جانور کو ٹھنڈا ہونے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔

مبحث ثانی: مشینی ذبیحہ کے طریقے اور ان کا شرعی حکم

آٹومیٹک مذبح خانہ میں جانور ذبح کرتے وقت ایک آلہ کے نیچے جانور رکھ کر ایک ہی بار بسم اللہ پڑھ کر ایک ہی وقت میں ذبح کر دیتے ہیں، مشینی آلات جانور پر کنٹرول کر لیتے ہیں ، اور پھر اس کے زمین کے گرنے وقت جانور میں زندگی موجود ہو تو قصائی اسے ذبح کر دے تو اس جانور کا گوشت حلال ہو گا۔ لیکن اگر اس کی موت کے بعد اسے ذبح کیا گیا ہو تو اس کا گوشت کھانا جائز نہیں، کیونکہ یہ جانور ضرب سے مرے ہوئے الموقوذۃ جانور کے حکم میں شامل ہوتا ہے جسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ (15)

تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، اور اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں۔

گویا اللہ تعالی نے چوپایوں میں سے خطرناک زخمی ہونے والوں کو اس شرط پر مباح قرار دیا گیاہے کہ اسے ذبح کر لیا جائے، وگرنہ اس کا کھانا حلال نہیں ،اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (16)

آپ کہہ دیجئے کہ جو احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو، پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا تو واقعی آپ کا رب غفور ورحیم ہے۔

چنانچہ ضروری ہے کہ مشینی ذبح کے طریقے، بجلی کے کرنٹ اور جھٹکے سے ذبح کرنے ،ذبح سے قبل جانور کو بے ہوش کرکے تکبیر دینے کی شرعی حیثیت و معاصر فتاوی کی روشنی میں تلاش کیا جائے۔ ذبح کا اسلامی طریقہ جانور کے لیے کم سے کم تکلیف دہ آسان بھی ہے، یہی طریقہ قدیم سے تک روبہ عمل رہا ہے ، موجودہ دور میں

سائنسی ترقی کی بدولت ہر شعبہ میں مشینوں کی ایجاد نے ہر چیز کو آسان بنادیا، بڑھتی انسانی آبادی کی غذائی ضروریات پوری کرنے نیز کم محنت اور کم انسانی وسائل کے استعمال سے خرچ میں کمی لانے کے تصور نے بھی مشین کے استعمال کی اہمیت کو دو چند کر دیا، ان جیسے اسباب و محرکات کے پیش نظر بعض ترقی یافتہ ممالک میں مشینی ذبیحہ کا استعمال شروع ہوا۔ مشینی ذبیحہ عصر حاضر کی ایجاد ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں بھی صرف بعض بڑے شہروں میں اس کا آغاز ہوا ہے۔ اس لیے قرآن وحدیث کی نصوص اور سلف صالحین کے اجتہادات میں صراحت کے ساتھ اس کا حکم نہیں ہے۔ مشینوں کے فرق سے مشینی ذبیحہ کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں اسی طرح جانوروں کے فرق سے بھی مشین کے استعمال کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں۔

مشینی ذبیحہ کے بارے میں دو امور قابل ذکر ہیں:

1- جانوروں کے ذبح میں مشین کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟

2- مشینی ذبیحہ میں ذبح کی شرعی شروط کا خیال رکھا جاتا ہے۔

مشینی ذبح کے طریقہ میں مشین بجلی سے چلتی ہے مشین کا سوئچ دباتے ہی مشین چل پڑتی ہے اور جب تک بجلی بند نہ کی جائے مشین چلتی رہتی ہے اسی طرح ایک بار مشین کو چلا دینے سے بڑے جانوروں میں ان کی صفائی اور کاٹنے کا عمل انجام پا جاتا ہے۔ اور چھوٹے جانوروں میں ہزاروں جانوروں کا ذبح یکے بعد دیگرے انجام پاتا چلا جاتا ہے۔

مشینی ذبیحہ کے مختلف طریقے

پہلا طریقہ

مشینی ذبیحہ کے اس طریقہ میں بڑے جانور بھینس، گائے، بکری، دنبہ وغیرہ کو بے ہوش کر کے مشین سے جڑی زنجیر سے ٹکایا جاتا ہے زنجیر مشین سے چلتی ہے اور چھری سے اس کا حلق کاٹ دیا جاتا ہے یا پھ لٹکانے سے قبل زمین ہی پر بے ہوش کر کے ہاتھ سے ذبح کر دیا جاتا ہے پھر زنجیر سے لٹکا دیا جاتا ہے بعد میں مشین کے ذریعہ کھال اتارنے، آلائش صاف کرنے اور گوشت کٹنے کا عمل انجام پاتا ہے۔ اس میں ذبح کا عمل انسانی ہاتھ سے ہوتا ہے اور بقیہ کام مشین انجام دیتی ہے۔

شرعی حکم

اس طریقہ سے ذبح کیا گیا جانور حلال ہے بشرط ذبح کی دیگر شرائط پائی جائیں۔ کیونکہ اس میں ذبح انسانی ہاتھ سے ہوتا ہے نہ کہ مشین سے۔ اس طریقہ میں کھال کو اتارنا، آلائش کو صاف کرنا اور گوشت کے ٹکڑے کرنا وغیرہ عمل میں مشین کا استعمال کیا جاتا ہے جس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دوسرا طریقہ

اس دوسرے طریقہ میں ایک لمبی زنجیر مشین سے جڑی چلتی ہے جو بجلی کی قوت سے حرکت کر رہی ہوتی ہے اس میں پہلے بجلی کے شاک لگا کر جانور کو بے ہوش کر دیا جاتا ہے پھر بے ہوش شدہ جانور زنجیر پر آگے بڑھتا ہے اور مشینی چھری اسے ذبح کر دیتی ہے۔ پھر اس کی کھال آلائش وغیرہ کے عمل کے بعد گوشت کے ٹکڑے کئے جاتے ہیں اس طریقہ میں ذبح کا عمل بھی مشین اور اس کے بعد کے مراحل بھی مشین کے ذریعے کئے جاتے ہیں۔ اس طریقہ میں انسانی عمل کو کوئی دخل نہیں ہوتا ہے۔ یہ طریقہ عموما

چھوٹے جانور مثلاً مرغیوں میں اختیار کیا جاتا ہے جس میں ہزاروں آنکڑوں کے اندر مرغیاں لٹکا دی جاتی ہیں۔

شرعی حکم

مشینی ذبیحہ کی اس صورت میں انسان اپنے ارادہ سے مشین کا بٹن دباتا ہے۔ مشینی ذبح کے عمل میں بٹن دبانے والے شخص کی وہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو ذبح کرنے والے شخص پر عائد ہوتی ہے۔ گویا اس طریقہ میں ذبح کا عمل کسی انسانی ہاتھ کے بجائے مشین سے انجام پاتا ہے جانور مشینی چھری کے سامنے لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ اس صورت میں ذبح کرنے میں انسان کے ارادہ کا دخل ہوتا ہے اگر کوئی مسلمان بسم اللہ پڑھ کر مشین کا بٹن دبایا اور مشینی چھری سے جانور ذبح ہوا تو بیشتر علماء نے اس ذبیحہ کو شرعاً حلال قرار دیا ہے کیونکہ اس میں حلال ہونے کی شرطیں پائی گئیں۔

اس صورت میں ایک مشکل امر یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھتے وقت اگر جانور متعین نہیں ہے مثلاً کسی ریوڑ کو دیکھ کر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کر لیا تو ایسے جانور حلال ہونگے یا نہیں کیونکہ بسم اللہ ایک بار پڑھی گی ہے لیکن ذبح ہونے والے جانور بے شمار ہیں جو اس وقت سے شروع ہو کر مشین چلتے رہنے تک ذبح ہوتے رہتے ہیں تو کیا مشین کا ایک بار شروع ہو کر بند ہونے تک چلتے رہنا ایک عمل ہے یا متعدد عمل ہے اگر عمل ایک ہے تو بٹن دباتے وقت ایک بار بسم اللہ کہنا کافی ہو گا، لیکن اگر عمل متعدد ہے تو ہر عمل پر بسم اللہ کہنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

ذبح کی اس طریقہ کا حکم

مشینی ذبح کی اس طریقہ کی دو صورتیں ہیں۔

1۔ اگر بے ہوشی کے بعد جانور زندہ ہو اور بجلی کے ذریعہ چلنے والی زنجیر سے لٹک کر ذابح کے سامنے پہنچتا ہے اور ذابح بسم اللہ پڑھ کر اس کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر دیتا ہے تو یہ جانور حلال ہو گا۔ کیونکہ اس میں صرف جانور کا نقل و حمل مشین کے ذریعہ ہو رہا ہے اور ذبح انسانی ہاتھ سے ہو رہا ہے۔

2۔ دوسری صورت جس میں جانور کے نقل و حمل اور ذبح دونوں کام مشین سے انجام پائیں، اس صورت کے بارے میں تین اقوال ہیں۔

قول اول:

پہلا جانور حلال ہو گا، اس کے بعد جو جانور ذبح ہوتے جائیں وہ جائز نہیں ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ بٹن دبانے والے کو براہ راست ذابح قرار دینا مشکوک ہے، کیونکہ آلہ ذبح کے چلنے میں اصل دخل بجلی کا ہے اور بٹن دبانے والے اور فعل ذبح کے واقع ہونے میں ایک بے جان مباشر[17] کا واسطہ ہے اور جب مباشر بے جان ہو تو حکم کی نسبت متسبب[18] کی طرف کی جاتی ہے لہذا بٹن دبانے والے کی طرف فعل ذبح کی نسبت کیے جانے کی گنجائش ہے۔ یہ اکثر علماء کی رائے ہے۔

علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

"والركن فى الزكاة الاختيارية هوالذبح وفى الاضطرارية هوالجرح وذلك مضاف الى

الرامی والمرسل وانما السھم والکلب آلۃ الجرح والفعل یضاف الی مستعمل الالۃ لا علی الآلۃ"[19]

ذبح اختیاری میں رکن ذبح ہے اور ذبح اضطراری زخمی کرنا ،اور یہ فعل تیر پھینکنے والے اور شکاری جانور چھوڑنے والے کی طرف منسوب ہو گا ،کیونکہ تیر اور کتا زخمی کرنے کا آلہ ہے او ر فعل آلہ استعمال کرنے والے کی طرف منسوب ہوتا ہے نہ کہ خود آلہ کی طرف۔

یہاں دو باتیں قابل ذکر ہیں اول:یہ کہ ذکاۃ شرعی کے لیے فعل ذبح کے وقت آلہ ذبح کا ذابح کے ہاتھ میں رہنا ضروری نہیں بلکہ مقام ذبح پر آلہ کے ذریعے وار کرنا ضروری ہے،اس لئے فقہاء"ذبح" کی جگہ "نحر "اور نحر کی جگہ ذبح کی اجازت دی ہے،اور نحر سے مراد کیا ہے ابن قدامہ فرماتے ہیں:

"ومعنی النحر ان یضربھا بحربۃ او نحوھا فی الوھدۃ التی بین اصل عنقھا وصدرھا "[20]

نحر سے مراد یہ ہے کہ نیزے وغیرہ سے وھدہ میں وار کرے جو گردن کی جڑ اور سینے کے درمیان ہے۔

دوم: یہ کہ جانور کے اوپر سے آلہ ذبح کا گذارنا ضروری نہیں اگر کسی آلہ پر جو ساکن ہو ، خود ذبیحہ کی گردن پھیر دی جائے تو گو یہ مسنون طریقہ کے خلاف ہے مگر یہ حلال ہونے کے لیے کافی ہے۔[21]

ذبح اختیاری میں مقصود یہ ہے کہ فعل ذبح مخصوص رگوں اور نالیوں پر واقع ہو اور فعل مکلف کو اس میں دخل ہو، یہاں تک کہ بعض فقہاء احناف نے اس بات کو بھی کافی قرار دیا ہے کہ آگ کے ذریعہ مقام ذبح کو جلا کر خون بہا دیا جائے۔

علامہ شامیؒ بیان کرتے ہیں:

"(قولہ ولو بنار) قال فی الدر المنتقی وھل تحل بالنار علی المذبح؟ قولان: الاشبہ لا، کما فی القھستانی عن الزاھدی قلت لکن صرحوا فی الجنایات بان النار عمد و بھا تحل الذبیحۃ لکن فی المنح عن الکفایۃ ان سال بھا الدم تحل وان تجمد لا" [22]

در مشتق نامی کتاب میں ہے کہ کیا مقام ذبح پر آگ سے جلانے کی وجہ سے جانور حلال ہو جائے گا؟ اس سلسلہ میں دو قول ہیں زیادہ درست قول یہ ہے کہ حلال نہ ہوگا۔ جیسا کہ قہستانی میں زاہدیؒ سے نقل کیا گیا ہے، میں کہتا ہوں کہ لیکن فقہاء نے جنایات کے باب میں صراحت کی ہے کہ آگ سے قتل ، قتل عمد ہے اور ذبیحہ اس کی وجہ سے حلال ہو جائے گا لیکن "منح" میں "کفایہ" سے نقل کیا ہے کہ اگر خون بہے تو حلال ہو گا اور خون جم جائے تو حلال نہ ہوگا۔اصل مقصود یہ ہے کہ مطلوبہ رگیں کٹ جائیں اور اس میں مکلف کے فعل کو دخل ہو لیکن یہ جواز درج ذیل شرطوں کے ساتھ ہوگا:

ا-مشینی سے ذبح کئے جانے کے وقت جانوروں میں زندگی کا پایا جانا یقینی ہو۔

ب-ذبح کے وقت یا بٹن دباتے وقت مشینی چھری پر بالفعل جو جانور موجود ہوں وہی حلال ہوں گے بعد میں جو جانور آکر اس چھری پر کٹیں گئے وہ حلال نہیں ہونگے یعنی بٹن دبانے والے کا تسمیہ ان کے لئے کافی نہیں ہو گا۔

ج-اگر چھری کے پاس کوئی شخص جانور کی گردن پکڑنے پر مامور ہو تو اس کا بھی مسلمان یا کتابی ہونا اور بسم اللہ کہنا ضروری ہے کیونکہ وہ بھی ذبح کے عمل میں شریک ہے۔

مشینی ذبیحہ کا یہ طریقہ درست نہیں، کیونکہ تسمیہ ذابح کا معتبر ہے دوسروں کا نہیں۔ ہندیہ میں ہے:

"ومن شرائط التسمية ان تكون التسمية من الذابح حتى لو سمى غيره والذابح ساكت وهو ذاكر غير ناس لايحل "(23)

تسمیہ کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ "تسمیہ" ذبح کرنے والا کہے اگر دوسرا شخص بسم اللہ کہے اور خود ذبح کرنے والا خاموش ہو ،حالانکہ اسکو یاد ہو، وہ بھولا نہ ہو، تو ذبیحہ حلال نہیں ہو گا۔

فقہاء نے ذابح کی طرف سے تسمیہ میں نیابت کی بھی گنجائش نہیں رکھی ہے، علامہ شامی رحمۃ اللہ کہتے ہیں:

"لوسمى له غيره فلا تحل "(24)

اگر ذبح کرنے والے کے علاوہ کوئی دوسرا شخص سے تسمیہ کہے تو جانور حلال نہیں ہو گا۔

ظاہر ہے کہ مذکورہ صورت میں تسمیہ کہنے والے شخص کا فعل ذبح سے کوئی تعلق نہیں اس لئے یہ صورت جائز نہیں۔

قول ثانی:

پہلا جانور بھی حلال نہ ہو گا، کیونکہ بجلی کے کرنٹ سے دوران خون کے متاثر ہونے اور جانور کے ہلاک ہو جانے دونوں کا اندیشہ ہے لہذا یہ صورت کراہت سے خالی نہیں، تاہم بجلی کے کرنٹ کے بعد جانور میں حیات باقی رہنے کا یقین ہو اور پھر اسے ذبح کر دیا جائے تو بیچہ حلال ہو جائے گا، مگر حیات سے "حیاۃ مستقرہ" مراد ہے ایسی مذبوحی حرکت کا باقی رہنا جانور میں موت کے بعد بھی تھوڑی دیر باقی رہتی ہے کافی نہیں۔ (25)

یہ بعض حضرات کی رائے ہے جن میں مفتی شبیر احمد قاسمی، مولانا مجیب الغفار اسعد اعظمی، بنارس، مولانا بدر احمد مجیبی، پٹنہ، مولانا ابو الحسن علی، گجرات قابل ذکر ہیں۔

قول ثالث:

پہلا جانور بھی حلال ہو گا اور بعد میں جو جانور اس فعل ذبح کے منقطع ہونے سے پہلے پہلے ذبح ہو جائیں وہ بھی حلال ہیں۔

یہ بعض حضرات کی رائے ہے۔

راجح قول:

واضح رہے کہ مشینی ذبح کے بارے میں یہ احکام مشین کی مخصوص ہیئت اور وضع کو سامنے رکھ کر طے کیے جائیں گے

ہر طرح اور ہر وضع کی مشین پر اس کا اطلاق نہیں ہو گا۔ بلکہ مشین کی مخصوص ہیئت اور طریقہ کار کی روشنی میں اس کا حکم لگایا جاسکتا ہے۔

مشینی ذبیحہ کی وہ صورت جس میں جانور ہاتھ سے ذبح کیا جائے اور دوسرے کاموں کے لئے مشین استعمال کی جائے جائز ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ گوشت کے ٹکڑے کرکے ان کو پیک کرنا بھی اگر مشین ہی انجام دیتی ہو تو وہ پانچ اعضاء جن کو حرام قرار دیا گیا ہ ان کو پیکنگ سے الگ رکھنے کا ہوناچاہیے۔

جن حضرات کے نزدیک مشین کے ذریعہ ذبح کی صورت میں پہلا جانور حلال ہو جاتا ہے ان کے نزدیک اگر ایسی مشین ایجاد ہو جائے، جس سے بڑی تعداد میں چھریاں متعلق ہوں، اور بٹن دباتے ہی بیک وقت چل کر ایک ایک جانور کو ایک ساتھ ذبح کر دیتی ہوں تو یہ تمام جانور حلال ہوں گے۔

معاصر فتاوی

۱-اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا

اسلامک فقہ اکیڈمی کے ساتویں سیمینار منعقدہ میں مشینی ذبیحہ کی مختلف صورتوں پر بحث کی گئی تھی، جس میں مشینی ذبیحہ کی کی بعض صورتوں کے جواز اور بعض صورتوں کے ناجائز ہونے پر اتفاق ہوا جبکہ ایک صورت کے بارے میں علماء کرام کی آراء مختلف تھیں مشینی ذبیحہ کی ذبح کی اس خاص صورت میں علماء کرام کا اختلاف ہے بیشتر علماء اس کے جواز اور بعض اس کے عدم جواز کے قائل ہیں۔

جواز کی رائے

ایک بار بسم اللہ پڑھ کر مشین کا بٹن دبانے سے جتنے جانور مشین بند ہونے سے پہلے ذبح ہو جائیں وہ سب حلال ہوں گے۔ ان علماء کی رائے میں مشین کا مسلسل چلتے رہنا ایک عمل ہے اور جب مشین بند ہو جائے پھر دوبارہ بٹن دبا کر چلائی جائے تو وہ دوسرا عمل ہے۔

سیمینار کے اکثر اہل علم جن میں اکیڈمی کے بانی مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ، مولانا جلال الدین انصر عمری سابق صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ، نائب امیر جماعت اسلامی ہند، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی جنرل سیکرٹری اسلامک فقہ اکیڈمی اور مولانا رئیس الاحرار ندوی جامعہ سلفیہ بنارس قابل ذکر ہیں۔

۲-فقہ اکیڈمی جدہ

بین الاقوامی فقہ اکیڈمی جدہ نے بھی اپنے دسویں سیمینار میں جواز کی رائے اختیار کی ہے چنانچہ فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ: "مرغیوں وغیرہ کے ذبح میں اصل تو یہ ہے کہ ذبح کرنے والا شخص اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، لیکن اگر میشنی آلات کے ذریعہ مرغیوں کو ذبح کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرط شرعی ذبح کی شرائط پوری ہو رہی ہو اور جانوروں کا ہر مجموعہ جس کا ذبح مسلسل انجام پاتا رہے اس پر ایک تسمیہ کافی ہو گا، اگر مجموعہ کا سلسلہ منقطع ہو جائے تو تسمیہ دوہرایا جائے گا۔ (26)

عدم جواز کی رائے

ایک بار بسم اللہ پڑھ کر مشین کا بٹن دبانے سے جتنے جانور مشین بند ہونے سے پہلے ذبح ہو جائیں تو اس صورت میں صرف پہلا جانور حلال ہو گا کیونکہ سب سے پہلے ذبح ہونے والے جانور پر بسم اللہ پایا گیا اس کے بعد ذبح ہونے والے

جانوروں پر بسم اللہ نہیں پایا گیا اس لیے حلال نہیں ہوں گے۔

عدم جواز کی رائے زیادہ مناسب اور احتیاط پر مبنی ہے۔ البتہ اگر مشین کی کوئی ایسی شکل ہو کہ اس میں ایک ساتھ بڑی تعداد میں چھریاں لگی ہوں اور ایک بار بسم اللہ پڑھ کر دبانے سے تمام چھریاں بیک وقت چل کر اپنے سامنے کے جانوروں کو ذبح کر دیتی ہوں تو اس صورت میں یہ تمام جانور حلال ہوں گے اور یہی طریقہ پھر دوبارہ اور سہ بارہ اپنایا جاتا رہے تو اس طرح تمام جانوروں پر بسم اللہ پڑھنا پایا جائے گا، اور وہ سب حلال ہوں گے۔

مبحث ثالث: جانور بے ہوش کرنے کا شرعی حکم و معاصر فتاوی

مشینی ذبیحہ میں ایک مشکل یہ تھی کہ زندہ جانور کو قابو میں کس طرح کیا جائے، کیونکہ مشین کا عمل تو ایک متعین طریقہ پر ہوتا ہے زندہ جانور مشین کے عمل اور مراحل کا پابند کیسے ہو سکتا ہے خاص کر بڑے جانور کو کس طرح مشین کے ذریعے ذبح کیا جائے۔ جس کا حل یہ نکالا گیا کہ جانور کو ذبح سے پہلے بیہوش کر دیا جائے اس دوران ہی اسے ذبح کیا جائے۔

جانور کو بے ہوش کرنے کے لئے کئی طریقے اختیار کئے جاتے ہیں:

۱- جانور کو گولی مار کر بے ہوش کیا جائے

۲- جانور کے سر پر بھاری ضرب لگا کر

۳- جانور کو بجلی کے کرنٹ لگا کر (27)

جانور کو بے ہوش کرنے کا حکم

جانور کو بجلی کا کرنٹ لگانا یا چوٹ وغیرہ لگا کر بے ہوش کرنا اور پھر ذبح کرنا ایسا ذبیحہ حلال ہو گا یا نہیں؟

بجلی کے کرنٹ لگانے کے بہت سے فوائد بیان کئے جاتے ہیں مثلاً ذبح کے عمل میں تیزی لانے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ کرنٹ لگا کر ذبح کرنے سے جانور کو تکلیف کم پہنچتی ہے۔ نیز بے ہوش کرنے کے بعد جانور کے خون کی گردش دماغ کی طرف بہت تیز ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے خون زیادہ سے زیادہ جلد نکل جاتا ہے۔

پہلی بات تو بالکل واضح ہے کہ زندہ جانور پوری طرح قابو میں نہیں ہو گا اور مشین کے ذریعہ ذبح کا عمل تیزی سے انجام نہیں پائے گا تیسری بات کے سلسلہ میں مشاہدہ کرنے والوں کا بیان ہے کہ کرنٹ لگا کر ذبح کرنے سے خون کے بہنے میں کمی نہیں آتی ہے۔

دو باتیں قابل غور ہیں، ایک یہ کہ کرنٹ لگا کر ذبح کرنے سے جانور کو تکلیف کم پہنچتی ہے۔

دوسری یہ بات کہ بے ہوش جانور ذبح ہونے کی حالت میں کہیں مر تو نہیں چکا تھا۔

کرنٹ لگا کر ذبح کرنے سے جانور کو تکلیف کم پہنچتی ہے۔ تو شریعت میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ [28]

جب تم ذبح کرو وا چھی طرح ذبح کرو

علامہ کاسانی نے بدائع الصنائع میں اسی ہدایت کو ایک اصول کی شکل میں یوں بیان کیا ہے:

" ان لااصل فی الزکاة انما هو الاسهل علی الحیوان وما فیه نوع راحة فیه فهو افضل"[29]

ذبح میں اصل یہ ہے کہ ایسا طریقہ اپنایا جائے جو جانور کے لئے سہولت بخش ہو اور جس میں ایک گونہ جانور کے لئے راحت ہو وہی طریقہ افضل ہو گا۔

البتہ اس بات کو طے کرنا مشکل امر ہے کہ جانور کو تکلیف کم پہنچتی ہے۔ کیونکہ بے زبان جانور خود تو تکلیفوں کے فرق کو بیان نہیں کر سکتا۔ یہ ضرور ہے کہ خود کرنٹ لگانے سے تکلیف کس قدر ہوتی ہے اور کرنٹ کی تکلیف کے بعد ذبح کی تکلیف پیش آتی ہے شریعت نے جانور کو کم سے کم تکلیف کے ساتھ ذبح کرنے کا حکم دیا، جب یہ حکم دیا جارہا تھا تب بھی یہ ممکن تھا کہ جانوروں کے سروں پر کسی وزنی پتھر سے ضرب لگا کر ان کو بے ہوش کر دیا جائے پھر ذبح کیا جائے لیکن اس کا حکم نہیں دیا گیا، اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ بغیر بے ہوش کئے ذبح کا عمل پسندیدہ ہے۔

اگر ذبح کرتے وقت جانور زندہ نہیں تھا، بلکہ ذبح سے پہلے ہی وہ مر چکا تھا تو وہ جانور حرام ہو گا، اور ذبح کے بعد بھی حرام رہے گا۔ کرنٹ لگانے کے بعد فوراً جانور کو ذبح کیا جاتا ہے گویا ذبح کا عمل دوران بے ہوشی انجام دیا جاتا ہے، ماہرین کا دعویٰ تو یہی ہے کہ شاک اتنا ہلکا ہوتا ہے کہ اس سے موت نہیں ہوتی بلکہ جانور کا ذبح نہ کیا جائے تو وہ ہوش میں آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ ذبح سے پہلے بے ہوش کرنا پسندیدہ نہیں ہے البتہ اگر کہیں یہ عمل رائج ہے اور بے ہوش کرنے کے بعد جانور کو ذبح کیا جاتا ہے تو ایسا جانور اس شرط کے ساتھ حلال قرار پائے گا کہ ذبح کرتے وقت جانور کے زندہ ہونے کا اطمینان ہو کہ اس سے صرف بے ہوشی عمل میں آتی ہے جانور کی موت نہیں ہوتی ہے۔

فقہی اکیڈمی کا فیصلہ

۱-اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا نے اس موضوع پر سیمینار میں اکیڈمی کے فیصلہ میں کہا گیا ہے:

"اگر کہیں یہ عمل رائج ہو اور جانور کو بے ہوش کر کے ہی ذبح کیا جاتا ہو اور اس کا اطمینان ہو کہ الیکٹرک شاک یا دوسرے بے ہوشی کے ذرائع کے استعمال کی وجہ سے جانور وقتی طور پر بے ہوش ہوا ہے مرا نہیں اور اس کا اطمینان ہو کہ پوری احتیاط کے ساتھ الیکٹرک والٹیج اس طرح ایڈجسٹ کیا جاتا ہے کہ اس سے صرف بے ہوشی عمل میں آتی ہے تو ایسے بے ہوش جانور کو اگر ذبح کیا جائے تو ذبیحہ حلال ہو گا"[(30)]

۲- مکہ اکیڈمی

رابطہ عالم اسلامی کی فقہ اکیڈمی نے بھی اس موضوع پر فیصلہ کرتے ہوئے موقف اختیار کیا ہے اس میں کہا گیا ہے:

"بجلی کے انتہائی تیز شاک لگانا ذبح سے پہلے جانور کو تکلیف پہنچانا ہے جو اسلام میں ممنوع ہے۔۔۔اگر بجلی کے شاک ہلکے اور معمولی ہوں کہ جانور کو اس سے تکلیف نہ پہنچتی ہو اور اس سے مقصود یہ ہو کہ ذبح کی تکلیف جانور کو کم پہنچے اور قوت مدافعت میں کمی آجائے تو اس مصلحت کی وجہ سے اس میں شرعا کوئی حرج نہیں ہے [31]

۳- عالمی فقہ اکیڈمی جدہ

عالمی فقہ اکیڈمی جدہ نے اس موضوع پر تفصیلی فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ:

الأصل في التذكية الشرعية أن تكون بدون تدويخ للحيوان، لأن طريقة الذبح الإسلامية بشروطها وآدابها هي الأمثل، رحمة بالحيوان وإحساناً لذبحته وتقليلاً من معاناته [32].

شرعی ذبح کا اصل طریقہ یہ ہے کہ اسے بغیر بے ہوش کئے ذبح کیا جائے اس لئے کہ اسلامی طریقہ ذبح اپنی شرائط اور آداب کے ساتھ ہی زیادہ بہتر ہے کہ اس میں جانور پر رحم، اس کے ذبحہ میں احسان و بہتری اور کم سے کم تکلیف رسانی ہے ۔

"الحيوانات التي تذكي بعد التدويخ ذكاة شرعية يحل أكلها إذا توافرت الشروط الفنية التي يتأكد بها عدم موت الذبيحة قبل تذكيتها ، وقد حددها الخبراء في الوقت الحالي بما يلي:

اگر جانور بے ہوشی کے بعد شرعی طور پر ذبح کیے جائیں تو ان کا کھانا جائز ہے۔اگر تکنیکی شرائط پوری ہو جائیں تو یہ یقینی بنایا جائے کہ جانور ذبح کرنے سے پہلے ہی نہیں مرا ہے۔ماہرین نے موجودہ وقت میں اس کی وضاحت اس طرح کی ہے:

- أن يتم تطبيق القطبين الكهربائيين على الصدغين أو في الاتجاه الجبهي – القذالي (القفوي)

ماہرین کے مطابق بجلی کے دونوں تار جانوروں کی دونوں کنپٹی پر یا پیشانی کی جانب کے حصہ میں لگائے جائیں۔

- أن يتراوح الفولت ما بين (100 - 400 فولت)

بجلی کا والٹیج 100 تا 400 کے درمیان ہو۔

- أن تتراوح شدة التيار ما بين (75. إلى 1 أمبير) بالنسبة للغنم ، وما بين (2 إلى 2.5 أمبير) بالنسبة للبقر.

کرنٹ کی شدت (75۔ تا 1) امپیر (ampere) کے درمیان بکرے کے لیے ہو اور گائے کے لیے (2 تا 2.5)

- أن يجري تطبيق التيار الكهربائي في مدة تتراوح ما بين (3 إلى 6 ثوان)

امپیر کے درمیان ہو اور بجلی کے کرنٹ لگانے کا عمل 3 سے 6 سیکنڈ کے درمیان مکمل ہو۔

- لا يجوز تدويخ الحيوان المراد تذكيته باستعمال المسدس ذي الإبرة الواقذة أو بالبلطة أو بالمطرقة ، ولا بالنفخ على الطريقة الانجليزية.

نوکدار سوئی والے پسٹل یا ہتھوڑی مار کر انگیریزی طریقہ پر پھونکنے کے ذریعہ بے ہوش کرنا جائز نہیں ہے۔

- لا يجوز تدويخ الدواجن بالصدمة الكهربائية ، لما ثبت بالتجربة من إفضاء ذلك إلى موت نسبة غير قليلة منها قبل التذكية.

نہ ہی بجلی کے شاک لگا کر مرغیوں کو بے ہوش کرنا جائز ہے۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اس کے نتیجہ میں ایک بری تعداد ذبح سے پہلے مر جاتی ہے۔

- لا يحرم ما ذكي من الحيوانات بعد تدويخه باستعمال مزيج ثاني أكسيد الكربون مع الهواء أو الأكسجين ، أو باستعمال المسدس ذي الرأس الكروي بصورة لا تؤدي إلى موته قبل تذكيته"[33].

البتہ ایسے مذبوحہ جانور کو کھانا حلال ہو گا جس کو ہوا کے ساتھ یا آکسیجن کے ساتھ مسکڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے ذریعہ یا گول سر والے پستول کے استعمال سے اس طرح بے ہوش کیا گیا ہو کہ جس کے نتیجہ میں ذبح سے قبل موت نہ واقع ہوتی ہو۔

جانور کو گرم پانی میں ڈالنا

مشینی ذبیحہ میں ایک طریقہ یہ بھی اپنایا جاتا ہے کہ جانور کو ذبح کرنے کے بعد گرم پانی میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ پانی کی گرمی سے جانور کے بال اور پر وغیرہ ڈھیلے ہو جائیں اور آسانی کے ساتھ گوشت سے علیحدہ ہو جائیں، بسا اوقات ذبح کی عام صورتوں میں بھی جانور کے بال اور پر وغیرہ با آسانی صاف کرنے کے لیے جانور کو گرم پانی میں ڈال دیتے ہیں اور عموماً اس وقت تک جانور کے پیٹ کی آلائش اور گندگی نہیں نکالی گئی ہوتی ہیں۔

اس سلسلہ میں بہتر یہ ہے کہ ذبح کے بعد جانور کے پیٹ کی تمام آلائش اور گندگیاں نکال دی جائیں اس کے بعد جانور کو گرم پانی میں ڈالا جائے اس صورت میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے اور گوشت استعمال کیا جائے گا اسی طرح یہ بھی ملحوظ رکھا جائے کہ ذبح کے بعد جانور کا خون پوری طرح بہ جائے اس کے بعد ہی اسے گرم پانی میں ڈالا جائے۔

اگر جانور کے پیٹ کے آلائش اور گندگی نکالنے سے پہلے اس کو گرم پانی میں ڈال دیا جائے تو اس صورت کا حکم علیحدہ ہو گا۔ اگر پانی اتنا گرم ہے اور اتنی دی تک اسے پانی میں رکھا جائے جس میں اس کے پیٹ کی آلائش اور گندگی اس کے گوشت میں تحلیل اور جذب ہو جائیں تو یہ گوشت غیر طیب ار نجس و ناپاک ہپو جائے گا اور ایسے گوشت کا کھانا درست نہیں ہے گا اس لیئے بہتر یہی ہے کہ پہلی صورت اپناتے ہوئے جانور کے پیٹ کی آلائش و گندگی پہلے باہر کر دی جائیں پھر جانور کو گرم پانی میں ڈال کر اس کے بال وغیرہ صاف کئے جائیں۔

نتائج وسفارشات

1۔ حلق کی نالی لمبائی میں چیر دی جائے، پھر موت سے پہلے تین مطلوبہ نالیوں میں سے دو کاٹ دی جائیں تو ذبیحہ حلال ہو جائے گا۔

2۔ بجلی کرنٹ سے دوران خون متاثر ہوتا ہو یا جانور ہلاک ہو جاتا ہو تو یہ صورت جائز نہیں۔

3۔ مشینی ذبیحہ کے بارے میں یہ احکام مشین کی مخصوص ہیئت اور وضع کو سامنے رکھ کر طے کئے گئے ہیں ہر طرح کی مشین پر اس کا اطلاق نہیں ہو گا۔ مشینی ذبیحہ کو تیر کمان پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔

4۔ اگر جانور بجلی کے ذریعے چلنے والی زنجیر سے لٹک کے بے ہوشی کے مرحلہ سے گزرنے کے بعد ذابح کے سامنے پہنچتا ہے اور ذابح بسم اللہ کہ کر اس کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر دیتا ہے اور جانور کے ذبح کے وقت اس کے زندہ ہونے کا یقین ہے یہ صورت بالاتفاق جائز ہے۔

5۔ گردن الگ ہو جانے کے باوجود ذبیحہ حلال ہو گا۔ البتہ بالا ارادہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

6۔ مشینی ذبیحہ کی ایسی صورت جس میں جانور کے نقل و حمل اور ذبح دونوں کام مشین سے انجام پائیں، اس طرح کہ بٹن دبانے کے ساتھ مشین حرکت میں آجائے اور اس مشین پر باری باری جانور آتا جائے اس صورت کی تین آراء ہیں۔

(الف) پہلا جانور حلال ہو گا۔ اس کے بعد جو جانور ذبح ہوتے جائیں وہ جائز نہیں ہیں یہ اکثر علماء کی رائے ہے۔

(ب) پہلا جانور بھی حلال نہ ہو گا۔

(ج) پہلا جانور بھی حلال ہو گا اور بعد میں جو جانور اس فعل ذبح کے منقطع ہونے سے پہلے پہلے ذبح ہو جائیں وہ بھی حلال ہیں۔

7۔ جن علماء کے نزدیک مشین کے ذریعہ ذبح کی صورت میں پہلا جانور حلال ہو جاتا ہے ان کے نزدیک اگر ایسی مشین ایجاد ہو جائے جس سے بڑی تعداد میں چھریاں معلق ہوں اور بٹن داتے ہی بیک وقت چل کر ایک ایک جانور کو ایک ساتھ ذبح کر دیتی ہوں تو یہ تمام جانور حلال ہو جاتے ہیں۔

حواشی و مراجع

1۔ القاموس الفقہی لغۃ واصطلاحا، الدکتور سعدی ابو حبیب، دار الفکر دمشق، 1408ھ۔ ص:138

2۔ لسان العرب، ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، دار صادر بیروت ط3 - 1414ھ 2/37

3۔ سورۃ الصافات:107

4۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ وھبۃ الزحیلی، دار الفکر، دمشق، 3/648، القاموس الفقہی: ص135

5۔ مغنی المحتاج، الخطیب الشربینی، دار المعرفہ، 1997 : 265/ 4، کشاف القناع، البھوتی، منصور بن یونس بن إدریس، 1983 : 3/ 201

6۔ الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، الحصکفی، محمد بن علی بن الحنفیی، دار الکتب العمیہ بیروت 1994ء۔ 9/25۔ رسائل ابن نجیم، زین الدین بن ابراھیم، دار السلام، القاھرۃ1419: ص323

7۔ الدر مختار: 9/428،، المغنی، موفق الدین ابن قدامہ، دار عالم الکتب1997، 9/319، المجموع شرح مھذب، یحیی بن شرف النووی محی الدین ابوزکریا، مکتبۃ الإرشاد: 9/ 82

8۔ سنن ابوداود، سلیمان بن الاشعث الأزدی السجستانی ابوداود، دار الرسالۃ العالمیۃ، 1430 - 2009: کتاب الضحایا، 2795

9۔ صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ البخاری، دار طوق النجاۃ، رقم الحدیث:5558

10۔ مختصر الطحاوی، الطحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد المصری، لجنۃ احیاء المعارف النعمانیہ، 300

11۔ شرح مھذب:9/76

12۔ الدر المختار:9/432

13۔ بدائع الصنائع، علاء الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی، مصطفیٰ احمد الاباز1996ء 4/170

14۔ بدائع الصنائع:5/40

15۔ سورۃ المائدۃ:3

16۔ سورۃ الانعام :145

17۔ بلاواسطہ کسی کام کا انجام دینے والا

18۔ بالواسطہ کسی کام کو انجام دینے والا

19۔ البدائع الصنائع، علاء الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی، مصطفیٰ احمد بن باز1996ء: 4/171

20۔ المغنی ،عبد اللہ بن محمد بن قدامہ الحنبلی، ابو محمد، موفق الدین، دار عالم الکتب، ص:9/137

21۔ فتح العلی المالک فی الفتوی علی مذھب الإمام مالک، محمد بن أحمد، أبو عبد اللہ المالکی، دار المعرفۃ، 1/186

22۔ رد المحتار علی الدر المختار، ابن عابدین، محمد امین بن عمر، دار الفکر، بیروت، 1992م، 9/426

23۔ رد المحتار: 5/286

24۔ ایضا:9/483

25۔ رد المحتار:9/426، اسی کو صاحبینؒ نے "حیات مستقرہ" سے تعبیر کیا ہے۔ بدائع:4/84

26۔ قرارات مجمع الفقہ الاسلامی، الدولی جدہ، ص:224

27۔ کرنٹ لگانے میں بجلی کے والٹیج 70 تا 120 والٹیج تک استعمال کیا جائے تاکہ شاک کے نتیجہ میں جانور کی موت نہ واقع ہو جائے۔ بجلی کے والٹیج کو اس طرح ایڈجسٹ کیا جائے اگر کرنٹ لگانے کے بعد ڈیڑھ دو منٹ کے اندر جانور کو ذبح نہیں کر لیا جائے تو وہ اٹھ کھڑا ہو جائے۔

28 - صحیح مسلم: کتاب الصید، رقم:1955

29 - بدائع الصنائع:5/40

30۔ اہم فقہی فیصلے، اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، 2003ء

31۔ رابطہ اکیڈمی کے فقہی فیصلے، شائع کردہ اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) 2001ء ص:191

32۔ قرارات مجمع الفقہ الاسلامی، ص:223

33۔ ایضا